



## Mujalla Islami Fikr-o-Tahzeeb (MIFT)

Volume 1 Issue 1, Spring 2021

Homepage: <https://journals.umt.edu.pk/index.php/mift>

### Article:

منتخب اختصاصی قصص قرآنی کا ماخذ: یہودی تفسیری متن مدرائش ربی البعیر۔ تاریخی تنقیدی جائزہ

Historical and critical analysis of Jewish interpretation "Madarish Rabbi alyaezer" as a derivation of special and selected Quranic events

### Author(s):

Muhammad Tayyab Usmani

### Affiliation:

Government Murray College Sialkot, Pakistan

### Article

Received: Jan 22, 2021

### History:

Revised: Mar 9, 2021

Accepted: April 16, 2021

Available Online: June 26, 2021

### Citation:

Usmani, Muhammad Tayyab, "Historical and critical analysis of Jewish interpretation "Madarish Rabbi alyaezer" as a derivation of special and selected Quranic events." *Mujalla Islami Fikr-o-Tahzeeb* 1, no.1 (2021): 01–11.

### Copyright

### Information:



[This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/)

### Journal QR



### Article QR



Muhammad Tayyab



Estd. 1990

Department of Islamic Thought and Civilization, School of Social Science  
and Humanities, University of Management and  
Technology, Lahore, Pakistan

## منتخب اختصاصی قصص قرآنی کا ماخذ: یہودی تفسیری متن مدرائش ربی الیعیزر۔ تاریخی تنقیدی جائزہ

### Historical and critical analysis of Jewish interpretation "Madarish Rabbi alyaezer" as a derivation of special and selected Quranic events

Muhammad Tayyab Usmani

Government Murray College Sialkot, Pakistan

#### Abstract

Some Qur'ānic stories completely are absent in the Bible, some of the Qur'ānic stories have no parallels in the Bible, some Quranic stories have more details rather than The Bible. German jewish scholar Ribbi Abraham Gieger set a assumption About those stories which have no parallels in the Bible that Muḥammad PBUH, the auther of Qur'ānic text, has plagiarized and copied from Judeo-Christian apocryphal literature esepcially from the Jewish apocryphal source Midrash Pirke de-Rabbi Eli`ezer – a source from which critics. The majority of the Jewish, Christian critics and orientalist adopted his assumption. This research paper's questions was that according to Abraham Gieger and orientalist : is it true that the sources of Qur'ānic stories what have no parallels in the Bible are plagiarized from Midrash Pirke de-Rabbi Eli`ezer. This paper shows that Midrash Pirke de-Rabbi Eli`ezer was developed after revelation of Qur'ān, not quoted in any writings prior to the 9th century CE – well after the advent of the Qur'ān. The critics of Judeo-Christian apocryphal & midrashic literature provides sufficient evidence that Midrash Pirke de-Rabbi Eli`ezer was influenced by Qur'ān narrates. In conclusion, if anyone who has sincerely studied dating of Midrash Pirke de-Rabbi Eli`ezer and its dating should be able to see that his sincerity negates taking data for making some Qur'ānic stories from Midrash Pirke de-Rabbi Eli`ezer.

**Keywords:** Quranic stories, midrash, plagiarism, pirke de-rabbi eli`ezer

#### ۱. تمہید

قرآن مجید نے آدم، نوح، ابراہیم، یحییٰ، یوسف، موسیٰ، ہارون، داؤد، سلیمان، عیسیٰ علیہم السلام اور انکی امتوں کے احوال و واقعات کا بیان کیا ہے۔ ان قرآنی قصص، احوال و واقعات کے بارے میں استشراقی رجحان ایہ ہے کہ ان تاریخی بیانات و اعلام میں مماثلت کی وجہ سے ان کا بنیادی مصدر بائبل ہے۔ قدیم انبیاء کرام علیہم السلام کے احوال کو یہودی تفسیر میں تیار کیا گیا ہے۔ اس کی اصل وجہ قصص کے الفاظ، انداز بیان اور ناموں میں حد درجہ مماثلت پائی جاتی ہے۔ کردہ قصص و واقعات ہیں۔ اس دعویٰ کا ایک اہم پہلو وہ ہے جب یہودی و مسیحی محققین نے اس

1 لفظ استشراق کا مادہ "ش-ر-ق" ہے۔ باب استفعال سے مصدر ہے۔ اور باب استفعال کے خالص "طلب" کی وجہ اس لفظ کا ترجمہ "شرق شناسی" بنتا ہے۔ انگریزی میں اسے "Orientalism" اور "Regional Studies" بھی کہا جاتا ہے لیکن "Orientalism" کی اصطلاح میں مشہور و معروف رہا۔ پیر کرم شاہ کے بقول "استشراق" کی وضاحت :- "اہل مغرب بالعموم اور یہود و نصاریٰ بالخصوص جو مشرقی اقوام خصوصاً ملت اسلامیہ کے مذاہب، زبانوں، تہذیب و تمدن تاریخ، انسانی قدروں، ملی خصوصیات، وسائل حیات اور امکانات کا مطالعہ معروضی تحقیق کے لبادے میں اس غرض سے کرتے ہیں کہ ان اقوام کو اپنا ذہنی غلام بنا کر ان پر اپنا مذہب اور اپنی تہذیب مسلط کر سکیں اور ان پر سیاسی غلبہ حاصل کر کے ان کے وسائل کا استحصال کر سکیں ان کو مستشرقین کہا جاتا ہے اور جس تحریک سے وہ لوگ منسلک ہیں وہ تحریک استشراق کہلاتی ہے۔" (اللازہری، محمد کرم شاہ، پیر، نیاہ القرآن، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، ۱۳۱۸ھ، لاہور، ۶/۲۳)



بات کی جانب اشارہ کیا کہ قرآن کے وہ اختصاصی واقعات جن میں بائبل کے متن سے مماثلت موجود نہیں ہے، وہ قصص بھی بائبل کی غیر مستند کتب سے اخذ کیے گئے ہیں۔

## ۲. قصص قرآنی کے ماخذ کے بارے میں استثنائی بیانیہ

تھیوڈور نولڈکی کا کہنا ہے کہ یہودی متن ہی قصص قرآنی کا ماخذ اصلی ہیں:-

" The principal source of the revelations was undoubtedly Jewish scripture.....It would be superfluous to explain here that not only most of the histories of the prophets in the Koran but also many of the dogmas and laws are of Jewish origin."2

جارج سیل نے اس بات کی جانب اشارہ کیا ہے کہ قصص کی بنیاد عہد نامہ قدیم ہے:-

" Several of which stories or circumstances of them are taken from the Old and New testament."3

جارج سیل کا رجحان ہے کہ محمد ﷺ نے غیر معتبر و غیر مستند مواد کو بھی لیا:-

" Muḥammad picked up all his knowledge of this kind by hearsay and he makes a brave show with Such borrowed trappings - largely consisting of legends from the Haggada and Apocrypha."4

قرآنی واقعات کی بنیاد غیر معتبر اناجیل اور یہودی تالمود ہے، بے چیر سٹی ولسن رقمطراز ہیں:-

" Scholars hold that a number of (Qur'ānic stories) may be traced to Jewish Talmudic sources and apocryphal gospels rather than to the Old and New Testament."5

ان تمام مذکورہ بالا اقتباسات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مغربی مفکرین کے مطالعات قرآنیہ میں قرآنی متن کی تشکیل و تدوین میں مسیحی و یہودی روایات خواہ وہ غیر معتبر مواد سے ہی کیوں نہ ہوں سے مواد اخذ کیا گیا ہے۔ اختصاصی قرآنی قصص کے غیر معتبر و مستند ماخذ سے استفادے کے بارے میں ابتدائی نظریہ و شواہد کو جرمن یہودی ربی ابرہم گائیگر نے جرمن زبان میں اپنی لکھی گئے مضمون میں پیش کیا۔ اسے ۱۸۳۳ء میں جرمن زبان میں " Was hat Mohammed aus dem Judentume aufgenommen " میں کتابی شکل میں شائع کیا گیا۔ اس نظریے کے سرخیل ابرہم گائیگر کے تحقیقی نتائج کے حوالے سے میچل ای پریگل لکھتے ہیں:-

"The crux of Geiger's analysis was his observation of the many conspicuous parallels between Qur'ānic episodes and the narratives of the midrash, rabbinic exegesis of the Hebrew Bible. Essentially, Geiger explained the apparent deviations of Qur'ānic stories about the patriarchs and prophets from their parallels in the canonical Hebrew Bible as due first and foremost to their derivation from what he assumed must be Jewish prototypes of those stories found in the midrash."6

2Noldeke, Theodor, *The history of the Qura'n*, (Brill, Leiden, 2013), 5

3Sale, George, *The Koran, Commonly called Al-Qur'ān*, (New York, 1890), 49

4Nicholson, R.A, *The Koran*, (Oxford University Press, 1928), ix

5Wilson, J.Christy, *Introducing Islām*. (New York:Friendship Press, 1950), 30-31

6Pregill, Michael. E, *The Hebrew Bible and the Qur'ān: The Problem of the Jewish 'Influence' on Islām*, Religion Compass, Blackwell Publishing Ltd, 2007), 1/6, 649.

یہ کتاب مسیحی منصرین اور استشرقی مصنفین پر اثر انداز ہوئی اور اس کتاب کا مرکزی نقطہ نظر: "نبی کریم ﷺ نے اختصاصی قصص انبیاء و غیر انبیاء کے حوالے سے قرآنی متن کی تشکیل میں یہودیت کے غیر مستند مواد یعنی ربانی مذہبی متون مدراشیم بالخصوص مدراش ربی البعیر سے استفادہ کیا ہے" کے اثرات انیسویں تا کیسویں صدی میں قرآنی ماخذ پر لکھی جانے والی ہر کتاب میں نظر آتے ہیں۔ ابراہیم گائیگر کے اس بیانیے کو مزید توسیع دینے میں اہم کردار مسیحی سینٹ ولیم کلینر ٹسڈل کا ہے۔ اس نے اہم مفروضے کی توسیع پر ایک مستقل کتاب بنام "The Original Sources Of The Qur'ān" لکھی۔ اور جناب عیسیٰ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی پاکدامن والدہ مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام کے قصص کے ماخذ کو مسیحی تفاسیر سے مستفاد قرار دیا۔ توراتی قصص کی تفسیر کا اہم ترین مجموعہ "مدراش پائرک ربی البعیر" قرار دیا جاتا ہے۔

اس تفسیری مواد کے حوالے سے تائیدی و تنقیدی سمیت اس کے متنوع پہلوؤں پر کام کیا گیا ہے مثلاً سندھی مقالات میں ۲۰۰۸ء میں "Dina Stein" نے "Folklore Elements in Late Midrash: A Folkloristic Perspective on Pirkei de Rabbi Eliezer" کے موضوع پر، ۲۰۰۸ء میں "Rachel Adelman" نے "The Poetics of Time and Space in the Midrashic Narrative The Case of Pirke de Rabbi Eliezer" کے موضوع پر عبرانی یونیورسٹی یروشلم سے پی ایچ ڈی اور "Katharina E. Keim" نے یونیورسٹی آف ہانچٹر سے ۲۰۱۳ء میں "Pirkei Derabbi Eliezer: Structure, Coherence, Intertextuality, And Historical Context" کے عنوان کے تحت ڈی فل کیا۔ اس کتاب کی متنی ایڈیٹنگ پر تاحال کام چل رہا ہے، اس سلسلے کا ایک نمایاں پراجیکٹ یونیورسٹی آف سادھرن کیلیفورنیا میں چل رہا ہے۔ 7 اس مدراش پر ایک تنقیدی کام رینارڈ اورور نے ۲۰۰۰ء میں "Models and Contacts: Arabic Literature and its Impact on Medieval Jewish Culture" میں کیا۔

اس موضوع پر "Steven Daniel" نے ایک کتاب بعنوان "Midrash and Multiplicity: Pirke de-Rabbi Eliezer and the Renewal of Rabbinic Interpretive Culture" لکھی۔ بیانیہ تنقید پر ایک تحقیقی مضمون جیکب الباؤم نے ۲۰۰۴ء میں بعنوان: "Rhetoric, Motif and Subject Matter Toward an Analysis of Narrative Technique in Pirke de-Rabbi Eliezer" لکھا ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے اس مدراش پر متنی تاریخ، بیانی، اسلامی اصطلاحات و اعلام کے تقابل و تنقیدی سے بالخصوص کام کی اشد ضرورت کے تحت متنی تاریخیت پر کام اس تحقیقی مضمون کے مشمولات میں موجود ہے۔

### ۲.۱. تحقیق کا بنیادی سوال

اس تحقیقی مضمون کا بنیادی سوال یہ ہے کہ مدراشی متن نزول قصص قرآنی کے وقت موجود تھا یا نہیں، اور ان قصص قرآنی کا تعین جنہیں اس یہودی تفسیر سے مستفاد ابراہیم گائیگر اور ان کے یہودی و مسیحی تبعین نے قرار دیا ہے؟

### ۳. یہودی تفسیری ادب میں "مدراش" کا تاریخی و متنی مطالعہ

مدراش کا لفظی معنی "پوچھنا/ حاصل کرنا" جبکہ یہودی دینی اصطلاح میں تحقیق کے معنی میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے:-

"Midrash derives from the verb *darash* 'to seek, ask'. Already in Scripture the verb is used with primarily theological connotations, with God or the Torah, etc..... This is

already equivalent to rabbinic usage, where midrash means especially 'research, study' and is distinguished, as 'theory'"<sup>8</sup>

روایتی کہانیوں کے مجموعات، تشریحات صحفِ بائبل، یہودی ربیوں کے خطابات کو مدراش کہتے ہیں:-

"MIDRASH (plural, Midrashim) is collections of stories, folklore, legends, interpretations, and homilies (sermonic teachings) about the Bible."<sup>9</sup>

مدراش کی دو اقسام ہیں، پہلی قسم تعلیمات اور دوسری قسم وقائع سے متعلق ہے۔ ان تعلیمات و وقائع کا تعلق بائبل کی ان آیات سے ہے، جو اخلاقیات پر مبنی ہیں:-

"There are two kinds of Midrashim: Teachings and stories based on and explaining Jewish law are called Midrash Halachah. Teachings and stories based on the narrative and ethical parts of the Bible are called Midrash Aggadah—legends and lore. Midrashim serve to "flesh out" the Bible, to make it more understandable, to make its characters more human. They draw meaning from the simple, concise text, and teach lessons based on the text. They were created to teach the Bible in a simple, folksy way, to tell stories and offer moral lessons. They were the sermons—the ethical lessons drawn from the biblical text—of their time."<sup>10</sup>

مدراش میں کئی طرح کے مجموعات ہیں، جن میں مدراش ایسفاہ، مدراش سیمونیل (مدراش ربی العیزر)، مدراش حصیروت وی تیروت (مدراش

یوناہ)، مدراش تنوما، مدراش تسلیم اول دوم، مدراش شیلیوشاہ وی عرباہ، مدراش وی ایسا یو، مدراش ہاگدول وغیرہ ہیں۔ 11

### ۴. یہودی تفسیری ادب میں "مدراش" کا مختصر تاریخی مطالعہ

انسائیکلو پیڈیا جوڈیکا میں اس کی تدوینی تاریخ کو تین ادوار میں ذکر کیا گیا ہے۔

دور اول:- پہلے دور کا تعلق ۶۳۰ عیسوی سے ہے۔

"It seems that all these Midrashim were edited in Erez Israel in the fifth and sixth centuries C.E. Two types can be distinguished: exegetical and homiletical."<sup>12</sup>

دور ثانی:- یہ دور ۶۳۰ عیسوی تا اوائل سولہویں عیسوی صدی کا ہے۔

"The Middle Period: To the period from the Muslim conquest (c. 640 C.E.) to the end of the tenth century belong many variegated midrashic and aggadic works."<sup>13</sup>

دور ثالث:- اس دور کا تعلق گیارہویں اور بارہویں عیسوی صدی کے دوران سے ہے۔

"The Late Period: To the period of the 11<sup>th</sup> and 12<sup>th</sup> centuries belong the very latest Midrashim."<sup>14</sup>

8Strack, H. L., *Introduction to Talmud and Midrash*, (First Fortress Publishers, 1992), 234

9Dosick, Wayne, *Living Judaism*, (HarperCollins e-Books, ND), 114

10Dosick, Wayne, *Living Judaism*, 114

11*Encyclopedia Judaica*, (USA: Macmillan Reference, 2007), 14/184

12*Encyclopedia Judaica*, 14/183

13*Encyclopedia Judaica*, 14/184

14*Encyclopedia Judaica*, 14/184

ربی ڈوسک کے بقول مدراش کے نام سے توراتی تفسیری ادب کی تدوین کا دورانیہ ۵۰۰ ق م سے ۵۰۰ صدی عیسوی تک کا ہے۔

"Midrashim were compiled over thousands of years, from at least as early as 500 B.C.E., until the mid-1500s C.E." 15

مدراشی متون کی توارث تدوین کے ادوار کی تقسیم حتمی و قطعی نہیں بلکہ تخمینہ ہے، انسائیکلو پیڈیا جوڈیکا کے مقالہ نگار لکھتے ہیں:-

"From the point of view of the period of their arrangement and collection the aggadic Midrashim can be divided into three groups: early, middle, and late. The determination of the time of the editing and arranging of the various Midrashim is by no means a simple matter. It is nearly impossible to determine with even approximate certainty the period when a Midrash or aggadic work was compiled (see \*Pirkei de-R. Eliezer). However, it is possible to arrive at a relative date, that is, to determine the relation of a particular Midrash to others (see Table: Midreshei Aggadah)." 16

یہ تخمینہ بھی اولین تدوین سے متعلق ہے، ساتویں صدی عیسوی کے مابعد سے ۱۵۰۰ء تک کا تدوینی عہد بالا اتفاق یہودی محققین کے ہاں مسلمہ

ہے۔ اور اس دورانے میں کے مدون ہونے والے مدراشی متون کی ترمیم و اصلاح کام تاحال جاری و ساری ہے:-

"Like the long-enduring and continually renewing Jewish experience, the telling of Jewish stories is never-ending and ever-evolving; so new aggadah has been created by Jewish storytellers in every generation. In contemporary times, modern storytellers and Midrash writers continue to weave new Jewish tales, bringing new depth, new richness, and new understanding to the continually unfolding Jewish adventure." 17

#### ۵. یہودی تفسیر مدراش ربی البیور کے ابواب: داخلی مطالعہ

اس تفسیر کے ۱۵۴ ابواب ہیں اور ان ابواب کو سات حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

ابواب تورات	ابواب مدراش ربی البیور
-----	۱-۲
پیدائش: ۱-۲	۳-۱۱
پیدائش: ۲-۸، ۲۳، ۲۹، ۱	۱۲-۲۳
پیدائش: باب ۹-۱۱، ۱۸، ۱۹	۲۴-۲۵
پیدائش: ۳۰، ۵۰	۲۶-۳۹
خروج: ۲-۱۴، ۲۰-۲۲، ۳۳	۴۰-۴۶
خروج: گنتی، ۲، ۵، ۱۱، ۱۳، ۲۵، ۲۶	۴۷-۵۴

15 Dosick, Wayne, *Living Judaism*, 114

16 *Encyclopaedia Judaica*, 14/183

17 Dosick, Wayne, *Living Judaism*, 115

اس تحقیقی مضمون کا تعلق یہودی تفسیری ادب میں سے صرف "مدارس پاکرک ربی الیعیزر" سے ہے، اسی لیے اسی ایک ماخذ سے مستفاد قصص اور اس بیانیے کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ پیش کیا جائے گا۔

## ۶. یہودی تفسیری متن مدارس ربی الیعیزر بطور ماخذ قصص قرآنی: استشراتی نقطہ نظر

ذیل میں مذکور اختصاصی قصص قرآنیہ ربی ابراہم گانگبر اور اس سے استفادہ کرنے والے متاخرین منصرین و مستشرقین کے نزدیک "مدارس پاکرک ربی الیعیزر" سے ماخوذ ہیں:-

### ۶.۱. قصہ قابیل و ہابیل

قرآن کریم کے ذکر کردہ اس قصے کی اصل کے بارے میں ماخذ قصص قرآنیہ کے محققین کے نزدیک مدارس ربی الیعیزر ہے، پادری کلیر ٹسڈل لکھتے ہیں:-

"A conversation, or rather argument, between Cain and Abel is mentioned in Jewish legend both in the Targum of Jonathan and in the Targum of Jerusalem. Cain, we are told, said, "There is no punishment for sin, nor is there any reward for good conduct." In reply to this, Abel asserted that good was rewarded by God and evil punished. Angered at this, Cain took up a stone and with it smote his brother and slew him. The resemblance between this narrative and that given in the beginning of the foregoing quotation from the Qur'an is not striking. But the source of the rest of the Qur'anic account of the murder is the legend related in the Pirquey Rabbi Eli'ezer"<sup>18</sup>

### ۶.۲. سامری کا بنایا ہوا سونے کا بچھڑا

کلیر ٹسڈل اپنی کتاب "The Original Sources Of The Qur'ān" میں اس قصے کی اصل مدارس الیعیزر کو ہی قرار دیتا ہے۔

" This legend also comes from the Jews, as is evident from the following extract which we translate from Piry Rabbi Eli'ezer, § 45, "And this calf came out lowing [the sound uttered by cattle; moo], and the Israelites saw it. Rabbi Yehūdāh says that Sammaël was hidden in its interior, and was lowing in order that he might deceive Israel." The idea that the calf was able to low must come from the supposition that, though made of gold (Exodus 32. 4), it was alive, since it "came out" (5. 24) of the fire. Here, again, we see that the figurative expression, when taken literally, led to the growth of a myth to explain it."<sup>19</sup>

کلیر ٹسڈل نے اس نقطہ نظر کو تخلیق کرنے والا نہیں ہے، بلکہ اس نے اس بیانیے کو ابراہم گانگبر کے اقتباس سے اخذ کیا ہے، ابراہم گانگبر لکھتا ہے:-

" Muḥammad says that the calf lowed as it come forth. With this is to be compared the Rabbinical statement: "There came forth this calf lowing and the Israelites saw it. Rabbi Jehuda says that Samael entered into it and lowed in order to mislead Israel." In the Qur'ān it is said that among the people of Moses there was a tribe which kept the truth. This seems to refer to the tribe of Levi and especially to their behavior about the calf,

<sup>18</sup> Tisdall, Clair, *The Original Sources of The Qur'ān*, (London :Society for Promotion of Christian Knowledge , 1905), 63

<sup>19</sup>Tisdall, Clair, *The Original Sources Of The Qur'ān*, 112

although possibly it may refer also to their belief in Moses' mission to Pharaoh of which we have spoken before. In the biblical accounts a statement is made, which is explained by the Rabbis as follows: "From Exodus 32. 26, it is clear that the tribe of Levi was not implicated in the matter of the golden calf."<sup>20</sup>

مدراش ربی الیعیزر کے وہ الفاظ جن کی بنیاد پر ابراہم گانگر نے اسے قرآنی قصے کی بنیاد قرار دیا:-

" Aaron found among the earrings one plate of gold upon which the Holy Name was written, and engraven thereon was the figure of the calf, and that (plate) alone did he cast into the fiery furnace, as it is said, "So they gave it to me: and I cast it into the fire, and there came out this calf"... It is not written here, "And I cast them in," but "And I cast it in the fire, and there came out this calf." The calf came out lowing, and the Israelites saw it, and they went astray after it."<sup>21</sup>

۶.۳۔ فرعون کی توبہ اور رب موسیٰ و ہارون علیہما السلام پر ایمان لانا

قرآن کریم نے جناب موسیٰ و ہارون علیہما السلام کے رب پر فرعون کے ایمان لانے کا تذکرہ کیا ہے۔ مدراش ربی الیعیزر کے وہ الفاظ جن کی بنیاد پر "نیوین" نے اسے قرآنی قصے کی بنیاد بتائی:-

" Come and see from Pharaoh, king of Egypt, who rebelled most grievously against the Rock, the Most High, as it is said, "Who is the Lord, that I should hearken unto his voice?" (Ex. v. 2). In the same terms of speech in which he sinned, he repented, as it is said "Who is like thee, O Lord, among the mighty?"... The Holy One, blessed be He, delivered him from amongst the dead. Whence (do we know) that he died? Because it is said, "For now I had put forth my hand, and smitten thee"... He went and ruled Nineveh."<sup>22</sup>

فرعون کا ایمان رب تعالیٰ نے قبول کیا اور اس اقتباس تو اس بات کی جانب اشارہ کر رہا ہے کہ نیوینا پر اس نے حکومت بھی کی۔

۶.۴۔ قصہ خضر و موسیٰ علیہما السلام

ناقدین متن قرآنی کی یہ رائے ہے کہ موسیٰ و خضر علیہما السلام والا واقعہ دراصل یہودی مصادر میں سے ایک کہانی کے مماش ہے، جس میں ربی یسوع بن لاوی نے علوم میں ماہر ایجاہ نامی شخص سے علمی استفادہ کیا تھا۔ انسائیکلو پیڈیا آف اسلام کا مقالہ نگار "آرنٹ جان وینسنک" لکھتا ہے:-

" The Jewish legend (printed in Jellinek, Bet ha-Midrash, V, 133-5) tells how Rabbi Joshua ben Levi goes on a journey with Elijah under conditions laid down by Elijah, like those above of the servant of God in the Kur'an. Like the latter, Elijah does a number of outrageous things, which affects Joshua as it did Ms. Zunz, Gesammelte Vorträge, X, 130, first pointed out the similarity of this story to the Kur'anic legend."<sup>23</sup>

آرتھر جیفری کے بقول:-

<sup>20</sup>Geiger, Abraham, *Judaism and Islām*, 132

<sup>21</sup>Friedlander, G, *Pirke De Rabbi Eliezer*, (London :Kegan Paul, Trench, Trubner & Co. Ltd, 1916), 354

<sup>22</sup>Friedlander, G, *Pirke De Rabbi Eliezer* . 341-342

<sup>23</sup>*Encyclopaedia Of Islām*, (London :Brill, 1978), 4/903



"Wensinck has pointed out that here in this Sura the Jewish legends of Elijah and Rabbi Joshua ben Levi have become mixed up with the al-Khidr and Alexander story." 24

مذکورہ قصص میں اصل تنقیدات ابراہیم گائیگر کی ذکر کردہ ہیں۔ اس کی اتباع دو اہم اشخاص "کلیر ٹسڈل" نے اپنی کتاب "اسلام کے اصل مآخذ" اور "قرآن کے اصل مآخذ" میں اور ابن وراق نے اپنی "Why I am not Muslim" میں کی۔ بعد میں لکھے جانے والے موسوعات و کتب میں قرآن قصص پر ان متقدمین محققین کی فکر کو من و عن نقل کیا جانے لگا۔

### ۷۔ مدرّاش ربی العییز کے متن کا تاریخی تنقیدی جائزہ

اس مدرّاش کو قرآن کریم کے قصص کے لیے بطور مآخذ ابراہیم گائیگر نے بیان کیا، اس کی اتباع میں ٹسڈل، ابن وراق وغیرہ نے بعینہ ان تمثیلی شواہد کو تہی دلائل کے طور پر پیش کیا۔ زمانی اعتبار سے اس مدرّاش کے مصنف کا دور پہلی صدی عیسوی قرار دیا گیا ہے۔

اس مدرّاش کے انگلش مترجم گیرالڈ فرینڈ لینڈرنے دیباچے میں اس کا تعارف میں ذکر کرتے ہیں کہ اس مدرّاش کی ربی العییز کی جانب نسبت علامتی اور فرضی ہے۔

" The name of the writer of the book is unknown. The putative author is Rabbi Eliezer, son of Hyrkanos, who lived in the latter half of the first century C.E. and in the first decades of the second century." 25

### ۸۔ محققین کی نظر میں مدرّاش ربی العییز کی تدوین اور متن کی حیثیت

اس مدرّاش کی تدوین بعد از اسلام ہے، جیوش انسائیکلو پیڈیا کا مقالہ نگار اس پر متنی تنقید کرتے ہوئے لکھتا ہے :-

" Josh was the first to point out that in the thirtieth chapter, in which at the end the author distinctly alludes to the three stages of the Mohammadan conquest, that of Arabia, of Spain, and of Rome, the names of Fatima and Ayesha occur beside that of Ishmael, leading to the conclusion that the book originated in the time when Islam was predominant in Asia Minor. As in ch. 36, two brothers reigning simultaneously are mentioned, after whose reign the Messiah shall come, the work might be ascribed to the beginning of the ninth century, for about that time the two sons of Harun al-Rasid, El-Amin and El-Mamun, were ruling over Islamic realm." 26

انسائیکلو پیڈیا جوڈیکا کا مصنف اسے آٹھویں صدی عیسوی میں مدون شدہ متن قرار دیتا ہے :-

" Among the aggadic works the most important are: Seder Eliyahu Rabbah and Seder Eliyahu Zuta; Pirkei de-R. Eliezer (compiled apparently close to 750)." 27

اس کی زبان، تاریخی حوالے، لفظی استعمالات آٹھویں صدی کے ہیں، سٹیون ڈیمیل کے بقول :-

"The language, use of newer traditions and themes and historical references place the origin of the word in the eighth century and not the era of the early rabbis." 28

24 Jeffery, A, *The Koran: Selected Suras*, (New York :The Heritage Press, 1958), 220

25 Friedlander, Gerald, *Pirke De Rabbi Eliezer*, (New York: Hermon Press, 1970), xiii

26 *The Jewish Encyclopaedia*, (New York : Funk & Wagnalls Company, 1905), 10/59.

27 *Encyclopaedia Judaica*, 14/185

28 Sacks, Steven. D, *Midrash and Multiplicity*, (Berlin: Walter De Gruyter GmbH & Co, 2009), 3

## ۹. متن مدارس پر اسلامی اثرات: محققین کی آراء کی روشنی میں

سٹیون ڈی سنیکل کے بقول اس کے متن پر اسلام کے اثرات ہیں۔

"PRE organizes traditions and interpretations according to the order of Scriptural narrative in the Torah. This literary feature is commonly attributed to the influence of the literature of the Hellenistic or Islamic period, and the term "Rewritten Bible.""<sup>29</sup>

اس پر اسلام و مسلمین کے اثرات کا معترف انسائیکلو پیڈیا جوڈیکا کا مقالہ نگار بھی ہے، وہ لکھتے ہیں:-

"Pirkei de-R. Eliezer (compiled apparently close to 750); Midrash Agur, also called Mishnat R. Eliezer; and a further series of smaller compositions. In most of them external influences from the Muslim (Pirkei de-R. Eliezer) or Byzantine (The Throne and Hippodrome of Solomon, etc.) eras can be seen."<sup>30</sup>

اس پر اسلامی اثرات کے شواہد محقق سٹیمبرگ نے یہ پیش کیے ہیں کہ اس میں اسلامی نام "عائشہ اور فاطمہ" جناب اسامیل علیہ السلام کی بیویوں کے لیے استعمال کیے گئے ہیں:-

"... appears to have originated in the eighth or ninth century... It alludes repeatedly to Arab rule, especially in the stories about Ishmael, as whose wives Aisha and Fatima are named (chapter 30). In the same chapter the Dome of the Rock on the Temple site is also known, and the joint rule of the two brothers is mentioned."<sup>31</sup>

## ۱۰. نتائج تحقیق

مدراش پائرک ربی الیعیزر پر تاریخی تنقیدی جائزے سے یہ نتیجہ اخذ ہوا ہے کہ اس مدراش کا عہد تدوین آٹھویں تا نویں صدی ہے۔ نزول قرآن کے وقت اس کا وجود ہی نہ تھا۔ استفادہ کے لیے بنیادی شرط یہ ہے کہ استفادہ تاریخی لحاظ سے مستفاد منہ سے مؤخر ہو۔ مذکورہ قصص قرآنی کا متن مدراش ربی الیعیزر سے قبل وجود میں آچکا تھا، لہذا مستشرقین و یہودی و مسیحی محققین کا دعویٰ اساسی بنیادوں پر ہی درست نہیں ہے۔ انسائیکلو پیڈیا اور دیگر تحقیقی مقالات و کتب کے مغربی مصنفین و محققین نے اس کے داخلی مطالعے پر تنقید کرتے ہوئے کہ یہ نتیجہ بھی پیش کیا ہے کہ اس کے متن پر اسلامی اثرات موجود ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بات لازمی نتیجے کے طور پر سامنے آئی کہ قرآنی وقائع و قصص نا صرف منزل من اللہ ہیں بلکہ قرآنی قصص نے بائبل کی اصلاح کے لیے الہامی اور خطا سے مبرا مواد فراہم کیا، جس سے اہل کتاب نے اپنی ثانوی کتب کی اصلاح اور ترتیب نوکی اور بائبل کی تفسیر و تشریحات میں قرآنی قصص سے آزادانہ استفادہ کیا ہے۔ کیونکہ اس متن کی تدوین و تصنیف قرآنی تاریخی اطلاعات و معلومات کے بعد ہے۔

29Sacks, Steven. D, *Midrash and Multiplicity*, 5

30*Encyclopaedia Judaica*, 14/185

31Stemberger, G, *Introduction To The Talmud And Midrash*, (T&T Clark, 1991),356-357

## کتابیات

- Noldeke, Theodor, *The history of the Qura'n*, (Brill, Leiden, 2013)
- Sale, George, *The Koran, Commonly called Al-Qur'ān*, (New York, 1890)
- Wilson, J.Christy, *Introducing Islām*, (New York:Friendship Press, 1950)
- Pregill, Michael. E, *The Hebrew Bible and the Qur'ān: The Problem of the Jewish 'Influence' on Islām, Religion Compass, Blackwell Publishing Ltd*, 2007
- Strack, H. L., *Introduction to Talmud and Midrash*, (First Fortress Publishers, 1992),
- Dosick, Wayne, *Living Judaism*, (HarperCollins e-Books, ND)
- Encyclopedia Judaica*, (USA: Macmillan Reference, 2007)
- Tisdall, Clair, *The Original Sources of The Qur'ān*, (London :Society for Promotion of Christian Knowledge, 1905)
- Tisdall, Clair, *The Original Sources of The Qur'ān*, (London :Society for Promotion of Christian Knowledge , 1905)
- Friedlander, G, *Pirke De Rabbi Eliezer*, (London :Kegan Paul, Trench, Trubner & Co. Ltd, 1916),
- Encyclopaedia Of Islām*, (London :Brill, 1978)
- Jeffery, A, *The Koran: Selected Suras*, (New York :The Heritage Press, 1958)
- Friedlander,Gerald, *Pirke De Rabbi Eliezer*, (New York: Hermon Press, 1970)
- Sacks, Steven. D, *Midrash and Multiplicity*, (Berlin:Walter De Gruyter GmbH & Co, 2009)
- Stemberger, G, *Introduction To The Talmud And Midrash*, (T&T Clark, 1991)

